نقد و نظر

نام کتاب: خطوطِ سلیمانی۔

مصنف: ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری۔

ناشر: ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان، کراچی ۷۵۸۰۰

ملنے کا پتہ: مکتبہ شاہد۔ علی گڑھ کالونی، کراچی ۴۱

صفحات: ۲۷۲، جلد، سرورق خوب صورت۔ قیمت درج نہیں۔

سید سلیمان ندوی نہ صرف برصغیر کی بلکہ پورے عالم اسلامی کی عظیم شخصیت تھے۔ وہ ۲۲ نومبر ۱۸۸۴ء کو پیدا اور ۲۳ نومبر ۱۹۵۳ء کو فوت ہوئے۔ اس طرح انہوں نے تقریباً ستر سال عمر پائی۔ ان کی تگ و تاز کا دائرہ بہت وسیع تھا جو تصنیف و تالیف، تدریس، سیاسیات اور ادب و صحافت وغیرہ کے اہم موضوعات کو محیط تھا۔ بڑے بڑے لوگوں سے ان کے ذاتی اور علمی مراسم تھے۔ وہ لوگ ان سے باقاعدہ رابطہ رکھتے تھے، وہ بھی ان سے حسبِ مراتب حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔

اُنہوں نے مختلف معاملات سے متعلق مختلف لوگوں کو بے شمار خطوط لکھے، بعض خطوط ذاتی اور نجی نوعیت کے ہیں اور بعض خالص علمی قسم کے۔ ان تمام خطوط کو تلاش کرنا تو ناممکن ہے، لیکن جو خطوط کسی نہ کسی طرح دست یاب ہو سکتے ہیں، ان کے حصول کی کوشش کرنا نہایت ضروری ہے۔ خطوط ہمیشہ دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں۔ ان سے انسانی زندگی کی بہت سی گرہیں کھل جاتی ہیں اور اس کے اندر کے بھید اچھل کر باہر آجاتے ہیں۔ خط لکھتے وقت کچھ پتا نہیں ہوتا کہ یہ کبھی منظرِ اشاعت پر بھی آسکتا ہے اور اس کے مندرجات سے مکتوب الیہ کے سوا دوسرے لوگ بھی آگاہ ہو سکتے ہیں۔ خط عام طور پر رواروی

میں ہلکے پھلکے انداز میں لکھا جاتا ہے۔ اس سے مکتوب نگار کی ادبی حیثیت بھی اُجاگر ہو جاتی ہے اور اس کے ان افکار کا بھی پتا چل جاتا ہے جو وہ کسی شخص کے بارے میں رکھتا ہے، لیکن عام لوگوں میں اس کا اظہار نہیں کرنا چاہتا۔ علاوہ ازیں اس دور کے حالات و معاملات بھی بہت حد تک سامنے آ جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ بہت سے اہل علم کی بہت سی باتیں جمع کرنے اور لوگوں تک پہنچانے کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں، ان لائق احترام اہلِ علم کی صف میں مولانا سید سلیمان ندوی بھی پوری شان و شکوہ کے ساتھ کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

پیشِ نظر مجموعہ مکتوبات "خطوط سلیمانی" کے نام سے سید صاحب مرحوم و مغفور کے ۱۸۹ خطوط پر مشتمل ہے۔ یہ خطوط جن حضرات کے نام ارسال کیے گئے ہیں، ان میں مولانا ابوالکلام آزاد کی غبارِ خاطر" کے "صدیق مکرم" نواب حبیب الرحمان خان شروانی، نواب سید صدیق حسن خاں کے صاحب زادے نواب سید علی حسن خاں، مشہور مورخ و سیرت نگار مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی، مولانا غلام رسول مہر، عربی ادبیات کے ممتاز محقق پروفیسر عبدالعزیز میمن، ہندوستان کے نامور ادیب و مصنف مالک رام اور ڈاکٹر سید عبداللہ ایسی بہت سی شخصیات شامل ہیں۔

ان خطوط میں جو مقامات و معاملات وضاحت طلب تھے، انھیں حواشی میں واضح کر دیا گیا ہے۔ بعض حواشی خود مکتوب الیہ کے قلم سے ہیں اور بعض مرتب خطوط ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری کے ہیں۔ کتاب کے آخر میں فاضل مرتب نے مکتوب الیہم کا جامع الفاظ میں تعارف کرا دیا ہے۔

آغازِ کتاب میں پروفیسر سید شفقت رضوی نے سید سلیمان ندوی کے کارناموں اور ان کی خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔